بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۳ | ۲۸ ماہ احسان ۱۳۲۴ھ ش | ۱۷ رجب ۱۳۶۴ھ | ۲۸ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ اب کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو درد نقرس کی جو تکلیف ہوئی۔ اس کے علاج میں حکیم ملک ریاض صاحب کو بھی حصہ لینے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ۔

سید احمد علی صاحب مولوی عبد الغفور صاحب مبلغین سلسلہ احمدیہ جو ۲۳ جون کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے پشاور بھیجے گئے تھے۔ واپس آ گئے۔

گزشتہ رات تھوڑی سی بارش ہوئی۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۷ رجب ۱۳۶۴ھ

آل انڈیا ہندو مہا سبھا اور جمعیۃ علماء کے ارکان سے گزارش

(از ایڈیٹر)

ان دنوں شملہ میں ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کی جو کانفرنس زیر صدارت وائسرائے ہند ہو رہی ہے۔ اس میں ہندوستان کی آزادی کے متعلق نہائت اہم مسائل زیر غور ہیں۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ اس وقت تک اس کے متعلق سرکاری اور غیر سرکاری طور پر جو خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ وہ نہایت امید افزا ہیں۔ اس موقعہ پر ہندوستان کے ہر بہی خواہ کا فرض ہے۔ کہ وہ کانفرنس کے کامیاب ہونے اور سیاسی لیڈروں کے حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کرنے میں جو بھی مدد دے سکتا ہے دے۔ اور ہندوستان کے بڑے بڑے لیڈر اس مقصد و مدعا کو پیش نظر رکھ کر کانفرنس میں شریک ہوئے اور جیسا کہ شائع شدہ خبروں سے ظاہر ہے سب کے سب اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ ختم ہو ان حالات میں ہندوؤں میں سے آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے اور مسلمانوں میں سے جمعیۃ علماء ہند نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ افسوسناک ہے۔

ہندو مہا سبھا کے رویہ پر پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے حسب ذیل الفاظ جو انہوں نے پونا میں تقریر کرتے ہوئے کہے کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ انہوں نے ہندوؤں سے اپیل کرتے ہوئے کہا "وہ ویول سکیم کے نفاذ کی ہر ممکن ذریعہ سے مزاحمت کریں"

ڈاکٹر مکرجی نے کہا ویول سکیم کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک عارضی انتظام ہے لیکن میری رائے میں عارضی خودکشی نہیں ہو سکتی۔ ہندوؤں کے سامنے نہائت خوفناک جدوجہد ہے۔ انہیں برطانوی گورنمنٹ مسلم لیگ اور کانگرس کی مشترکہ سازش کے خلاف جنگ کرنا ہے"۔

اسی سلسلہ میں صدر صاحب نے ہندوؤں سے مزید کہا۔ کہ "وہ آزادی کی جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہزاروں ہندو نوجوانوں نے آزادیٔ وطن کے لئے اپنی جان دی ہے۔ اگر ویول سکیم کو ہندوستان کے گلے میں ٹھونسنے کی کوشش کی گئی۔ تو ہندوؤں کو اتنی مزاحمت کرنی چاہیئے۔ کہ اس کے سامنے ۱۹۴۲ء کی مزاحمت ماند پڑ جائے"

(پربھات ۲۷ جون)

یہ تو ہندو مہا سبھا کا حال ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی کیفیت یہ ہے کہ اگرچہ اس کی طرف سے حکومت کے خلاف کسی قسم کا اعلان دیکھنے میں نہیں آیا۔ لیکن اخبارات میں یہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ وہ کئی ایک تار وائسرائے ہند کو اس لئے بھیج چکے ہیں۔ کہ مسٹر جناح کو مسلمانوں کا لیڈر نہ سمجھا جائے۔ اور ان لوگوں کو دعوت دے کر جنہیں مسلم لیگ سے کسی قسم کا اختلاف ہے دہلی میں ایک جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔

اس موقعہ پر ہم ان دونوں پارٹیوں سے ہندوستان کے مفاد کی خاطر التجا کرتے ہیں کہ دو سو سال سے غلامی کی زندگی بسر کرنے والے ہندوستان کے لئے جب سہولت اور آزادی کیطرف قدم بڑھانے کا ایک موقعہ پیدا ہوا ہے۔ تو اس لئے مزاحم نہ ہوں کہ انہیں کانفرنس میں مدعو نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس لئے کہ ہندوستان کو اپنی غلامی کی زنجیر کی کچھ نہ کچھ کڑیاں کم کرنے کا موقعہ ملا ہے تائید و حمائت کریں۔

اس کے لئے ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں جمعیۃ علماء اور ہندو مہا سبھا کے لیڈروں کو مخاطب کرتے ہیں۔ جو حضور نے ہندوستان کے بہی خواہوں کو مخاطب کر کے اس موقعہ پر حضور نے فرمایا "ہندوستان وہ ملک ہے جس کا بیشتر حصہ بلکہ ننانوے فیصدی حصہ یقیناً غلام ہو چکا ہے۔ اس قسم کی حالت کو اگر لمبا کیا جائے۔ تو اس سے زیادہ اپنی قوم کے ساتھ اور کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی۔ میں تو کہتا ہوں ایک دیٹو کیا۔ اگر وائسرائے کو دو دیٹو بھی دیدیئے جائیں۔ تب اس تغیر کی وجہ سے ہندوستان میں جو آزادی کی روح پیدا ہو گی وہ اس قابل ہے کہ اس کو خوشی سے قبول کیا جائے"۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا "میں سمجھتا ہوں وہ لیڈر لیڈر نہیں ہونگے بلکہ اپنی قوم کے دشمن ہونگے۔ جو ان حالات کے بدلنے کے امکان پیدا ہونے پر بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ضد کر کے بیٹھ گئے۔ اور ان معمولی معمولی باتوں میں اس اہم ترین موقعہ کو ضائع کر دیں۔ کہ فلاں کو کانفرنس میں کیوں لیا گیا۔ اور فلاں کو کیوں نہیں لیا گیا؟"

نیز حضور نے فرمایا "یہاں چالیس کروڑ انسان غلامی میں مبتلا ہے۔ چالیس کروڑ انسان کی ذہنیت نہائت خطرناک حالت میں بدل چکی ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ وہ ذلت اور رسوائی کے گڑھے میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ مگر انگریز جس نے ہندوستان پر قبضہ کیا ہوا ہے ہندوستان کو آزادی دینے کا فیصلہ کر رہا ہے۔ لیکن سیاسی لیڈر آپس میں لڑ رہے ہیں کہ تمہارے اتنے ممبر ہونے چاہئیں اور ہمارے اتنے اگر ہندوستان کی سچی محبت ان کے دلوں میں ہوتی۔ تو میں سمجھتا ہوں ان میں سے ہر شخص کہتا کہ کسی طرح ہندوستان آزاد ہو جائے۔ کسی طرح چالیس کروڑ انسان غلامی کے گڑھے سے نکل آئیں۔ چلو تم ہی سب کچھ لے لو۔ مگر ہندوستان کی آزادی کی راہ میں روڑے مت اٹکاؤ۔ لیکن بجائے اس کے کہ انہیں ہندوستان کی آزادی کا فکر ہو۔ انہیں چالیس کروڑ انسانوں کی غلامی کی زنجیریں کاٹنے کا احساس ہو۔ وہ معمولی معمولی باتوں میں آپس میں لڑ رہے ہیں"۔

ہم آل انڈیا ہندو مہا سبھا اور جمعیۃ علماء ہند کے ارکان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس ہمدردانہ مشورہ پر غور کریں۔ موقعہ کی اہمیت کو سمجھیں ہندوستان کی حالت کو سمجھیں۔ اور ایسا رویہ اختیار کریں۔ جو چالیس کروڑ ہندوستانیوں کی غلامانہ ذہنیت بدلنے اور غلامی کی زنجیر کو کا

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ... نے فد...

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کے متعلق

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سے نمائندہ "الفضل" کی ملاقات

مولانا نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار فرمایا

شملہ ۲۷ رجون۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نمائندہ الفضل بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ کل میں نے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات میں انہوں نے فرمایا۔ کہ میں نے خطبہ جمعہ بغور پڑھ لیا ہے۔ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں میرا السلام علیکم اور دلی شکریہ کے جذبات پہنچا دیں۔

دوران گفتگو میں مولانا موصوف نے فرمایا۔ عرصہ ہوا۔ کہ میں نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کی تھی۔ اور دوبارہ ملاقات کرنے کی بڑی خواہش ہے۔

نمائندہ الفضل نے لکھا ہے۔ میں نے مسٹر بی۔ جی کھیر آف بمبئی سے بھی ملاقات کی۔ اور ایڈیٹر صاحب "نیشنل ہیرلڈ" اور ایڈیٹر صاحب اخبار "ہندو" مدراس اے۔ ایس۔ آینگر میاں افتخار الدین صاحب۔ راجکماری امرت کور اور بہت سے دوسرے لیڈروں کی خدمت میں بھی خطبہ جمعہ پہنچایا۔

جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ

اخبار الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں احباب جماعت سے جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ طلب کیا گیا ہے۔ احباب فوری توجہ فرما کر ممنون کریں۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

قادیان میں عظیم الشان مذاہب کانفرنس کا انعقاد

حسب خواہش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء امسال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں ایک عظیم الشان مذاہب کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جائیگی۔ جو دوسرے مذاہب پر حملہ کئے بغیر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرینگے۔ احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ کثرت سے غیر مسلم احباب کو اس میں شرکت کے لئے ابھی سے تیار کریں۔ اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ تاریخ انعقاد اور مضمون سے جلد اطلاع کی جائیگی۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

ایک سال میں ایک لاکھ احمدی

اگر آپ اپنے اندر چستی اور بیداری پیدا کر کے تبلیغ احمدیت کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں۔ اور پورے عزم اور ارادہ سے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے میں لگ جائیں۔ تو صرف ہندوستان میں ہی ایک سال میں ایک لاکھ احمدی بڑھ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ

"تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے۔ اور ان سے کہے۔ کہ اب میں نے یہاں سے مر کر ہی اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں۔ اور یا تم سمجھ جاؤ۔ کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ اس عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا۔ کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ آدمی بڑھ جائینگے!" اپنے غیر احمدی رشتہ داروں ۴۵

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ کا آخری موقعہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ گو عام قاعدہ کے ماتحت اب ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی۔ کا داخلہ بند ہو چکا ہے۔ لیکن پانچ روپے لیٹ فیس ادا کر کے اب بھی داخلہ ہو سکتا ہے۔ جو ۱۵ر جولائی تک کھلا رہے گا۔ جن طلباء نے ابھی تک تعلیم الاسلام کالج قادیان کے داخلہ سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ ان کے لئے اب یہ آخری موقعہ ہے۔ ہمارے کالج میں خدا کے فضل سے قابل اور ہمدرد اور محنتی پروفیسروں کی تعلیم کے علاوہ طلباء کی اخلاقی اور دینی تربیت کا بھی خاص انتظام ہے۔ اور فیس اور اخراجات تعلیم بھی دوسرے کالجوں کے مقابلہ میں کم ہیں۔ اور ایف۔ اے آرٹس اور ایف۔ ایس۔ سی کی نان میڈیکل سائنس ہر دو تعلیموں کا انتظام موجود ہے۔ پس احباب اس آخری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے بچوں کا سال ضائع ہونے سے بچائیں۔ کہ انشاء اللہ یہاں کی تعلیم ان کے لئے ہم خرما و ہم ثواب کا موجب ہوگی۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایف۔ ایس۔ سی میں صرف ان طلباء کو داخل ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے انٹرنس میں سائنس لی ہو۔ اور اچھے نمبر لیکر پاس ہوئے ہوں۔ ورنہ کلاس میں چلنا مشکل ہوتا ہے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد صدر کالج کمیٹی قادیان)

جامعہ احمدیہ میں عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ

قادیان ۲۷ر احسان۔ آج بوقت آٹھ بجے صبح جامعہ احمدیہ میں عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم میاں عبدالمنان صاحب عمر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے فرمائی۔ فیصلہ کے لئے تین جج مقرر تھے۔ یعنی (۱) مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر تعلیم الاسلام کالج (۲) مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے عربک پروفیسر (۳) مکرم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ تقاریر کرنے والے نو اصحاب تھے جن میں طلباء مدرسہ احمدیہ اور واقفین زندگی اور متعلمین جامعہ احمدیہ شامل تھے۔ تمام تقاریر اچھی تیاری سے اور عمدہ طریق پر بیان کی گئیں۔ گذشتہ مقابلوں کی نسبت اس دفعہ خاص ترقی تھی۔ سامعین میں دوسرے لوگوں کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم بھی شامل تھے۔ جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق ملک مبارک احمد صاحب مولوی فاضل واقف زندگی سب سے اول رہے۔ اور مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ دوم رہے۔ اور ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی طالب علم جامعہ احمدیہ سوم قرار پائے۔ عبدالمنان صاحب متعلم جماعت ہفتم کو مدرسہ احمدیہ کے لیکچراروں میں سے ممتاز رہنے کا انعام دیا گیا۔ اول۔ دوم۔ سوم رہنے والے اصحاب کو علی الترتیب انعامات تقسیم کئے گئے۔

آخر میں خاکسار نے عربی زبان کے بارہ میں چند منٹ تقریر کی۔ اور اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔

افسوسناک انتقال

لاہور سے بذریعہ تار یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے چھوٹے بھائی شیخ محمد اسلم صاحب کی اہلیہ صاحبہ ۲۶ر جون کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چھوٹی چھوٹی عمر کے پانچ بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ اور مرحومہ کے بچوں کو اپنی حفاظت و تربیت میں لے۔

۴۵ کو اسی عزم اور ارادہ سے تبلیغ کیجئے۔ (انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا رؤیا

بذات خود سننے والوں کی فہرست

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ اپریل بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک قادیان میں نماز مغرب کے بعد اپنا ایک رؤیا مولانا ابوالکلام آزاد کے بارہ میں سنایا تھا۔ اور حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اس رؤیا کی تفصیلات تو یاد نہیں رہیں۔ لیکن اس کا یہ مفہوم ہے۔ کہ ان کے متعلق کوئی بڑا واقعہ ظاہر ہونے والا ہے۔ حضور نے اسی مجلس میں اس کی تعبیر یہ کی۔ کہ یا تو وہ جلد فوت ہو جائیں گے یا جلد آزاد ہو کر ان کے ہاتھ سے کوئی بڑا کام ہوگا۔

اس رؤیا کے پورا ہونے کا ذکر حضور نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۲ جون میں فرمایا۔ بوجہ قلمبند نہ ہو سکنے کے یہ رؤیا پہلے شائع نہ ہوا۔ ذیل میں ان احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اس امر کی گواہی دی ہے۔ کہ انہوں نے حضور سے مذکورہ بالا رؤیا اور اس کی تعبیر سنی تھی اس روز مجلس میں احباب تو بہت تھے۔ لیکن چونکہ حضور بوجہ ناسازی طبع خفی آواز سے بیان فرما رہے تھے۔ اس لئے صرف قریب بیٹھنے والے احباب ہی سن سکے جن کے نام یہ ہیں

۱۔ نیاز محمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس دارالرحمت قادیان
۲۔ امیر احمد صاحب مؤذن مسجد مبارک
۳۔ شیخ نور احمد صاحب منیر واقف زندگی
۴۔ بشیر علی صاحب مدرس ٹی۔آئی ہائی سکول قادیان
۵۔ محمد صدیق شمس متعلم مدرسہ احمدیہ
۶۔ قریشی عبدالقادر صاحب اعوان حلقہ مسجد فضل
۷۔ محمود احمد پانی پتی طالب علم مدرسہ احمدیہ
۸۔ نذیر احمد راجوری مدرسہ احمدیہ
۹۔ حق نواز بورڈنگ مدرسہ احمدیہ
۱۰۔ شیخ محمد صاحب چٹھی رساں
۱۱۔ بشیر احمد ہوشیارپوری جماعت ششم مدرسہ احمدیہ
۱۲۔ محمد اسمٰعیل احمدی " "
۱۳۔ شریف احمد متعلم مدرسہ احمدیہ
۱۴۔ غلام نبی جالندہری متعلم مدرسہ احمدیہ
۱۵۔ محمد صدیق سلیم "
۱۶۔ مبشر احمد صاحب راجیکی دارالرحمت
۱۷۔ مستری امین اللہ صاحب "
۱۸۔ احمد حسین احمد حیدر آبادی بورڈنگ مدرسہ احمدیہ
۱۹۔ محبوب عالم صاحب خالد
۲۰۔ عزیز احمد صاحب واقف زندگی
۲۱۔ عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی
۲۲۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب واقف زندگی
۲۳۔ خلیل احمد صاحب ناصر تحریک جدید قادیان
۲۴۔ محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان
۲۵۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب
۲۶۔ عبدالحمید صاحب آصف
۲۷۔ عبدالغنی صاحب قریشی
۲۸۔ ابوالخیر محمد عبداللہ صاحب
۲۹۔ عبدالمغنی خان صاحب
۳۰۔ عبدالواسع عمر
۳۱۔ سلطان محمود بورڈنگ مدرسہ احمدیہ
۳۲۔ قدرت اللہ " " "
۳۳۔ عبدالمنان صاحب عمر
۳۴۔ خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل
۳۵۔ عبداللہ صاحب عرف عبدل کشمیری
۳۶۔ بوٹے خان صاحب دربان ڈیوڑھی اُم طاہرؓ
۳۷۔ ابوالعطاء صاحب جالندھری
۳۸۔ عطاء الحق سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج
۳۹۔ نور الحق افریقی طالب علم دارالعلوم۔
۴۰۔ علی محمد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول
۴۱۔ نصیر الدین احمد صاحب دارالعلوم۔
۴۲۔ عطاء الرحمٰن طاہر درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ
۴۳۔ سردار احمد درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ قادیان
۴۴۔ غلام محمد صاحب زرگر قادیان
۴۵۔ شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان۔
۴۶۔ غلام محی الدین حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ
۴۷۔ اقبال احمد بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان
۴۸۔ مرزا علی محمد بیگ صاحب
۴۹۔ نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون
۵۰۔ عبدالغنی صاحب
۵۱۔ عبدالسمیع صاحب۔
۵۲۔ منظور دین صاحب حلقہ مسجد فضل
۵۳۔ کمال الدین صاحب مالاباری
۵۴۔ زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۵۵۔ فضل الٰہی سیکنڈ ایئر سٹوڈنٹ "
۵۶۔ سعید احمد صاحب بیت الظفر قادیان
۵۷۔ ملک شادی خاں صاحب (دارالرحمت) "
۵۸۔ محمد گلستر صاحب (بورڈنگ مدرسہ احمدیہ)
۵۹۔ نور محمد صاحب پہرہ دار
۶۰۔ عبدالقادر صاحب ضیغم جامعہ احمدیہ
۶۱۔ خاکسار ناصر احمد واقف تحریک۔

اگر کسی اور دوست کو بھی حضور کا یہ رؤیا حضور کی زبان مبارک سے سننا یاد ہو۔ تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ بعض اور احباب نے بھی نام لکھائے تھے۔ لیکن وہ دوست باوجود تلاش کے مل نہیں سکے۔ ایسے احباب بھی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ خاکسار ناصر احمد واقف تحریک

فہرست پیشگی دہندگان برائے تفسیر کبیر جلد ششم

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۲۴/- روپے
عطا محمد صاحب ڈنگہ ۱۲/- "
احمد الدین صاحب ڈنگہ ۱۲/- "
چوہدری عبدالوحید صاحب پٹھانکوٹ ۱۲/- "
سید احمد صاحب وکیل رامپور ۱۲/- "
فضل احمد صاحب پٹواری گوردوں بنگل ۱۲/- "
کیپٹن سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب دارالعلوم ۲۴/- "
مولوی بشارت احمد صاحب ابن مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ ۱۲/- "
کیپٹن قاضی محمود احمد صاحب ۱۰۰/- "
ظہور الدین صاحب بٹ وکیل انبالہ ۱۲/- "
نور احمد خان صاحب انسپکٹر اکسائز کالا باغ ۱۲/- "
محمد اسحاق صاحب سیالکوٹ ہاؤس قادیان ۲۴/- "
مولوی بشارت احمد صاحب نسیم دارالشکر ۱۲/- "
مرزا سراج الدین صاحب فتح پور ۱۲/- "
محمد خان صاحب مانسہرہ ۱۲/- "
چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری ۱۲/- "
سید عبدالکریم صاحب کوٹلی ۱۲/- "
علی بن عبدالقادر صاحب ورگیا اڑیسہ ۱۲/- "
محمد سعید صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۲/- "
محمد اکرم خان صاحب چارسدہ ۱۲/۵/- "
محبوب عالم صاحب خالد ۳/- "
محمد اسحاق صاحب مالک سیالکوٹ ہاؤس ۱۲/- "
عبدالغفار صاحب فوٹو ہاؤس کانپور ۱۲/- "
چوہدری عطا محمد صاحب لودھراں ۱۲/- "
مولوی عبدالواحد صاحب کٹنی سی پی ۶/- "
ڈاکٹر محمد الدین صاحب دارالبرکات ۴/- "
ایم عبدالعزیز صاحب آڑہا ضلع گیا ۲۴/-
محمد اکبر خان صاحب دارالفضل قادیان ۱۲/-
محمد عبدالمجید صاحب بھینی شرقپور ۱۵/-
محبوب عالم صاحب خالد قادیان ۹/-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن شریف احمد صاحب ۱۲/-
محمد نسیم صاحب بیرسٹر ایٹ لاء الہ آباد ۱۲/-
خوشی محمد صاحب ای۔ایس۔سی چک ۳۳ ملتان ۹/-
سیٹھ اسمٰعیل صاحب آدم بمبئی ۱۲/-
عبدالواحد خاں صاحب ہربنس پورہ [illegible]
محمد عبدالمجید صاحب بھینی شرقپور ۱/-
محمد رمضان صاحب [illegible] ۱/-
حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۱۲/-
مرغوب اللہ صاحب مالاکنڈ ۱۲/-
قاضی محمد شریف صاحب لدھیانہ [illegible]
ڈاکٹر شاہنواز صاحب دارالانوار ۲۴/-
چوہدری عبدالواحد صاحب ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید
ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی دارالفضل ۱۲/-
نصرت اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عطاء اللہ صاحب دارالفضل ۲۴/-
ملک صلاح الدین صاحب ایم اے دارالفضل ۱۲/-
محمد حسین صاحب دارالسعت ۵/-
چوہدری نعمت اللہ خان صاحب ۹/-
سید ظہور احمد صاحب اوکاڑہ ۱۲/-
عبدالرحیم صاحب سوڈا واٹر فیکٹری ۱۲/-
محمد یعقوب صاحب بیگم پور کنڈھی ۳/-
حکیم محمد لطیف صاحب بھاگا کھٹیاں ۱۲/-
محمد احمد صاحب " ۲۴/-
عبدالغفور صاحب مردان سرحد ۱۲/-

(ذوالفقار علی خاں ناظم بیت المال)

انگلستان اور ہندوستان کے لئے صلح کی آواز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی اور المصلح الموعود

نبی کی ذات نہ صرف خود جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے بعد ایسی ہستیاں اس کی جانشین ہوتی ہیں۔ جو اس کے لائے ہوئے نور کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے میں ہمہ تن مشغول رہتی ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ اور الٰہی تقدیر ایسے رنگ میں واقعات کو ڈھالتی چلی جاتی ہے۔ کہ خدا کے فرستادہ کی رکھی ہوئی بنیادوں پر ایک عظیم الشان روحانی قلعہ تعمیر ہو جاتا ہے۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل غزوۂ خندق میں جبکہ اسلام کا ننھا سا پودا عرب کی سموم اور ناساز گار ہوا کے تھپیڑوں سے محفوظ نہ تھا۔ ہمارے پیارے آقا اور مولیٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت جلال کے ساتھ یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھوں میں دی جائینگی یہ امر عظیم الشان الٰہی تقدیر کی طرف اشارہ تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں واقعہ ہوئی۔ یعنی اسلامی لشکروں نے روم اور ایران کی زبردست سلطنتوں پر فتح پائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دوسرے جانشین کے ہاتھوں کو آپ کے ہاتھ قرار دیتے ہوئے قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں ان میں دے دیں۔

دہریت اور مادہ پرستی کے موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور حضور کی وفات کے بعد ایک دائمی سلسلہ خلافت کی بنیاد رکھ دی۔ اور حضور کی اولاد میں سے جو انوار احمدیت کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے والا ہے ایک عظیم المرتبہ فرزند کی بشارت دی۔ تا صداقت اپنی پوری چمک دکھلا سکے۔ اور بھٹکی ہوئی دنیا ایک بار پھر اپنے حقیقی مالک کی عظمت اور قدرت سے روشناس ہو۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مضمون موسومہ "لیکچر لاہور" لاہور کے ایک بہت بڑے جلسہ میں پڑھا گیا۔ حضور اس لیکچر میں انگریزوں اور ہندوستان کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں دیکھتا ہوں جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے۔ اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے۔ اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی۔ بہتوں کو یہ بات سمجھ آگئی ہے۔ کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے سے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے خاص ہاتھ سے دھکا دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دار الامان میں داخل کر دیگی۔ جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے۔ تا جلد متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح و آشتی کا دن لاوے۔"

کون جانتا تھا کہ آئندہ دنیا کن حالات سے دوچار ہوگی۔ اور کیسی کیسی ہولناک بلائیں مونہہ کھولے اس کی طرف چلی آ رہی ہیں۔ اور باہمی رنجشوں اور پھوٹ کے نہایت ہی تلخ تجربات کے بعد دنیا کس طرح پر اتحاد اور اتفاق کی پیاسی نظر آنے لگیگی۔ کسے معلوم تھا کہ ہندوستان کی مذہبی سیاسی اور تمدنی فضا اس قدر بگڑ جانے کے بعد کہ لوگ ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر آمادہ ہو جائینگے۔ اور خود مسلمان مسلمان اور ہندو ہندو بھی آپس میں پھٹ رہے ہونگے کیونکر باہمی صلح اور یگانگت کے اسباب پیدا ہو نگے۔ لیکن حالات جس حیرت انگیز طریق پر بدلتے رہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی قدرت کا ہاتھ جس عظیم الشان رنگ میں اپنا کام کرتا رہا۔ وہ دیکھنے اور سمجھنے والوں کے لئے بے حد ایمان افروز ہے۔ اس پیشگوئی کے چالیس سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ ثانی اور فرزند موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بعض الہامات اور رویا و کشوف کے نتیجہ میں صلح کی آواز بلند کی۔ اور فرمایا

"وقت آگیا ہے کہ انگلستان برٹش ایمپائر کے دوسرے ممالک بالخصوص ہندوستان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ میل جول رکھنے اور اس کے ساتھ صلح کرنے کے لئے پرانے جھگڑوں کو بھلا دے۔ اور دونوں مل کر دنیا میں آئندہ ترقیات اور امن کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔" (الفضل جنوری ۱۹۴۵ء)

حضور نے ہر دو ممالک کو نہایت درد کے ساتھ صلح کا پیغام دیا ہے کیونکہ آئندہ دنیا میں بہت بڑے تغیرات آنے والے ہیں۔ جن میں انگلستان اور ہندوستان کا مل کر کام کرنا عالمگیر امن کے قیام کے لئے بہت ضروری ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"میں اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں۔ میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ اور ہندوستان سے صلح کر لو۔ اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ جاؤ اور انگلستان سے صلح کر لو۔ اور میں ہندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں۔ اور پورے ادب اور احترام کے ساتھ دعوت دیتا ہوں یکجہتی کی دعوت اور خوشامد سے ہر ایک کو دعوت دیتا ہوں کہ آپس میں صلح کر لو۔" (ایضاً)

ہندوستان اور انگلستان کے اتحاد کی اہمیت کا تذکرہ حضور نے ان الفاظ میں فرمایا

"اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا وجہ ہندوستان میں نہیں بھیجا۔ بلکہ اس لئے بھیجا ہے۔ کہ وہ اس ملک سے بڑے بڑے کام لینا چاہتا ہے۔۔۔ یہ ملک ایک عظیم الشان مرتبہ کو پہنچنے والا ہے۔ اور اسے ایسی عزت ملنے والی ہے۔ جو ہندوستانیوں کو خواب میں بھی اس سے پہلے نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ ملک ایسی ترقیات حاصل کریگا جیسے کسی اور قوم نے خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ دنیا کی آئندہ ترقیات اس ملک کے ساتھ وابستہ ہیں۔"

"اللہ تعالےٰ نے انگلستان سے ایک بہت بڑا کام لینا ہے ــــ جب تک وہ اس کام کو نہ کر لے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے تباہ نہیں کر سکتی۔ اور اس کام کے کر لینے کے بعد امید ہے کہ اللہ تعالےٰ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کی ہیں۔ اور آپ کی پیشگوئیاں بھی ہیں۔ اسے سچا مذہب اختیار کرنے کی توفیق دے دیگا۔" (ایضاً)

حضور نے دونوں ممالک کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"خدا تعالےٰ کا منشاء یہی ہے کہ تم دونوں مل کر کام کرو۔ دونوں ملکر دنیا میں امن قائم کرو۔ دونوں ملکر دنیا میں صحیح آزادی کو قائم کرو" (ایضاً)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے قریباً ۵½ ماہ پہلے یہ آواز بلند فرمائی اور یہ آواز اس عظیم الشان پیشگوئی کے عین مطابق تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۴ء میں فرمائی۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں جبکہ چاروں طرف ناامیدی چھائی ہوئی تھی۔ اور بظاہر انگلستان اور ہندوستان کی باہمی مفاہمت کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ نہایت غیر معمولی طور پر حکومت برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کو آزادی کی سکیم کا پیش ہونا یقیناً ایک بڑا نشان ہے۔ اور اس امر کی کھلی دلیل کہ دنیا کی آئندہ ترقیات ہندوستان اور انگلستان کے باہمی تعاون پر مبنی ہیں۔

الٰہی پیامبر اور دورِ حاضر کے واجب الاطاعت امام حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انگریزوں اور ہندوستانیوں کے بارہ میں ایک زبردست پیشگوئی فرمائی۔ اس کے چالیس سال بعد عین وقت پر حضور کے جانشین اور لخت جگر المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے انگلستان اور ہندوستان اور ہندوستان کی مختلف قوموں کو آپس میں صلح کا پُر زور پیغام پہنچایا۔ اور چند ماہ کے اندر اندر یہ آواز غیر معمولی طریق پر دنیا کے گوشہ گوشہ میں گونج کر ہز ایکسیلنسی لارڈ ویول وائسرائے ہند کے ذریعہ ہندوستان کے لئے آزادی کی سکیم کو کھینچ لائی۔ آج حکومت برطانیہ ہندوستان کے چالیس کروڑ انسانوں کو آزادی دینے پر آمادہ نظر آ رہی ہے۔ اور ان چالیس کروڑ انسانوں کے راہ نما اور لیڈر کہلانے والوں کو یہ موقعہ دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ کس حد تک اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے ملک کو ترقی کی طرف لے جانے اور خدا کی مشیت کو جلد از جلد پورا کرنے والے بنیں۔

(اخوند فیاض احمد غلزئی منزل قادیان)

اناجیل میں غیر معمولی تحریف

کئی ایک آیات حذف کر دی گئیں

اس کے گذشتہ اشاعت میں بائبل کے تراجم میں تغیر و تبدیل کے متعلق عرض کیا گیا تھا۔ اب اناجیل میں زمانۂ حال کی بعض تحریف کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

کئی آیات حذف کر دی گئیں

برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لنڈن کے شائع کردہ انگریزی اور اردو تراجم (انگریزی مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ۱۸۵۹ء۔ انگریزی مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی پریس ۱۹۱۶ء اور اردو مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۷ء) امریکن بائیبل سوسائٹی کا اردو ترجمہ (مطبوعہ امریکن مشن پریس لدھیانہ ۱۸۸۳ء) کا مقابلہ برٹش اینڈ فارن سوسائٹی لنڈن کے اردو ترجمہ (عہد نامہ جدید مطبوعہ بلنگ اینڈ سنز لمیٹڈ گلڈ فورڈ ۱۹۲۶ء) اور اسی سوسائٹی کی شاخ لاہور کے شائع کردہ تراجم سے کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ علاوہ دیگر تبدیلیوں کے موجودہ ایڈیشن میں سے کم از کم چودہ آیات بالکل ہی غائب کر دی گئی ہیں۔ جیسا کہ متعلقہ آیات کے نمبروں سے ظاہر ہے۔ حوالجات وغیرہ کی مشکلات کے پیش نظر آیات کے نمبروں میں چونکہ تبدیلی کرنی مناسب نہ سمجھی گئی۔ اور ان کی سابقہ ترتیب قائم رکھی گئی۔ اس لئے اناجیل میں تحریف صاف طور پر ظاہر ہے۔ اس پر جب اعتراض کیا گیا۔ تو جواب یہ دیا گیا۔ کہ "ایک نہایت معتبر اور اصلی یونانی نسخہ" دستیاب ہوا ہے۔ جس میں وہ آیات موجود نہیں ہیں۔ اس لئے انہیں حذف کر کے اناجیل کو "اصل نسخہ" کے مطابق کر دیا گیا ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ اس کی تہ میں کیا بات ہے۔ جو آئے دن پادری صاحبان کو اپنے مقدس صحیفوں میں دست اندازی کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ متروکہ آیات حسب ذیل ہیں:۔ متی باب ۱۸ آیت ۱۱ متی ۲۳/۱۴ مرقس ۷/۱۶ - ۹/۴۴ - ۹/۴۶ - ۱۱/۲۶ - ۱۵/۲۸ - لوقا ۱۷/۳۶ - یوحنا ۵/۴ - اعمال ۸/۳۷ - ۱۵/۳۴ - ۲۴/۷ - ۲۸/۲۹ - رومیوں ۱۶/۲۴ - یوحنا کا پہلا خط ۵/۷

ان میں سے صرف ایک نہایت اہم آیت کے متعلق عرض کر کے باقی آیات کی نسبت قارئین کرام پر چھوڑتا ہوں۔ کہ وہ سیاق و سباق ملاحظہ فرما کر عیسائی دنیا کو پیش آمدہ مشکلات کے پیش نظر ہر آیت کے حذف کئے جانے کی وجہ کا خود اندازہ کر لیں۔

بطور مثال ایک آیت کے حذف کرنے کی وجہ

پادری صاحبان یسوع مسیح کی الوہیت اور ابنیت ثابت کرنے کے لئے ان کے دوسرے معجزوں کے علاوہ بیماروں کو چنگا کرنے کے معجزہ کو بہت بڑی اہمیت دیا کرتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اپنے مسلمات سے ثابت کیا۔ کہ یوحنا باب ۵ آیت ۴ میں درج ہے۔ کہ حضرت یسوع کے زمانہ میں ایک حوض کے پانی میں بھی یہ خاصیت تھی۔ کہ اس میں نہانے والا ہر قسم کا مریض چنگا ہو جاتا تھا۔ تو یسوع مسیح کی یہ خصوصیت کہاں رہی۔ اور ان کی الوہیت یا ابنیت کیونکر ثابت ہوئی۔ اس اعتراض کو جب متواتر اور مختلف دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اور پادری صاحبان سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ تو آخر اس آیت کو ہی غائب کر کے اس مصیبت سے نجات پانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ سابقہ ایڈیشنوں میں یوحنا باب ۵ کی ۱ تا ۷ آیات کی عبارت یوں ہے (جو حصہ اب حذف کیا گیا۔ اسے جلی کر دیا گیا ہے)

"بعد اس کے یہودیوں کی ایک عید تھی۔ اور یسوع یروشلم گیا۔ اور یروشلم میں بھیڑ دروازے کے پاس ایک حوض ہے۔ جو عبرانی زبان میں بیت حسدا کہلاتا ہے۔ اس کے پانچ اُسارے ہیں۔ ان میں ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کی ایک بڑی بھیڑ پڑی تھی۔ **جو پانی ہلنے کی منتظر تھی۔ کیونکہ ایک فرشتہ بعضے وقت اس حوض میں اتر کر پانی کو ہلاتا تھا۔ اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اترتا۔ کیسی ہی بیماری میں گرفتار ہوا ہو۔ اس سے چنگا ہو جاتا تھا۔** اور وہاں ایک شخص تھا۔ جسے ۳۸ سال سے ایک مرض لاحق تھا۔ جب یسوع مسیح نے اسے دیکھا۔ اور جانا۔ کہ کتنے لمبے عرصہ سے وہ اس حالت میں تھا۔ اس نے اس سے کہا۔ کیا تو چنگا ہونا چاہتا ہے۔ اس بیمار نے جواب دیا۔ کہ اے خداوند مجھ پاس آدمی نہیں۔ کہ جب یہ پانی ہلایا جائے۔ تو مجھے حوض میں ڈال دے۔ اور جب تک میں آپ سے آؤں دوسرا مجھ سے پہلے اتر پڑتا ہے۔"

۱۹۲۶ء اور بعد کی مطبوعہ اناجیل میں یہ حوالہ یوں نبا دیا گیا ہے:۔

"ان باتوں کے بعد یہودیوں کی ایک عید ہوئی اور یسوع یروشلم کو گیا۔ یروشلم میں بھیڑ دروازے کے پاس ایک حوض ہے جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے۔ اور اس کے پانچ برآمدے ہیں۔ ان میں بہت سے بیمار اور اندھے اور لنگڑے اور پژمردہ لوگ پڑے تھے۔ وہاں ایک شخص تھا۔ جسے ۳۸ سال سے ایک مرض لاحق تھا۔ جب یسوع مسیح نے اسے دیکھا۔ اور جانا کہ کتنے لمبے عرصہ سے وہ اس حالت میں تھا۔ اس نے اس سے کہا۔ کہ کیا تو چنگا ہونا چاہتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ اے خداوند میرے پاس کوئی آدمی نہیں۔ کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں اتار دے۔ بلکہ میرے پہنچتے پہنچتے دوسرا مجھ سے پہلے اتر پڑتا ہے۔"

مختلف قسم کے مریضوں کی موجودگی کے الفاظ میں تغیر کر کے جہاں ان کا زور گھٹا دیا گیا۔ وہاں مریضوں کے وہاں پڑے رہنے کی غرض اور حوض کے پانی کی خاصیت سے متعلق جو حصہ عبارت تھا۔ وہ اڑا دیا گیا۔ تا پادریوں کے مایہ ناز معیار الوہیت یسوع مسیح پر حرف نہ آئے۔ لیکن سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ کہ جو آیات حذف کر دی گئی ہیں۔ ان کے بغیر عبارت موزوں ہی نہیں رہتی۔ اور لکھنے والے نے الفاظ ایسے جانچ تول کر رکھے تھے۔ کہ ان کو قائم رکھنے کے بغیر چارہ ہی نہیں۔ لیکن آیات حذف کر کے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ۳۸ سالہ مریض کے ان الفاظ نے کہ "اے خداوند میرے پاس کوئی آدمی نہیں۔ کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں اتار دے" پردہ فاش کر دیا۔

مختلف اناجیل

علاوہ ازیں اناجیل کے محرف و مبدل ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے۔ کہ ہر عیسائی فرقہ سوسائٹی اور حکومت کی اپنی الگ الگ بائیبل ہے۔ جو اس فرقہ سوسائٹی یا حکومت سے متعلق گرجاؤں میں پڑھے جانے کے لئے مخصوص ہے۔ ہاں ہم ہر ایڈیشن کے پہلے ورق پر جلی حروف میں چھپا ہوتا ہے۔ "اصل یونانی سے ترجمہ کیا گیا۔ اور نہایت کوشش سے مقابلہ اور تصحیح کی گئی۔"

ان حالات کی موجودگی میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ زمانہ موجودہ میں جبکہ نشر و اشاعت میں اس قدر سہولتیں ہیں۔ کہ انجیل کا ایک ایک ایڈیشن ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر آناً فاناً ساری دنیا میں پھیل جاتی ہے۔ اور اس کا کسی دوسرے ایڈیشن سے ذرہ بھر اختلاف بھی فوراً طشت از بام ہو جاتا ہے۔ پادری صاحبان نہایت دلیری سے بائیبل میں تحریف کرتے چلے جا رہے ہیں۔ تو ان زمانوں میں جب عیسائی ممالک میں بے علمی اور جہالت کا دور دورہ تھا۔ اور تعلیم کا چرچا محض پادریوں اور راہبوں تک محدود تھا۔ عیسائی امیر و غریب رؤسا اور عوام انہی پادریوں کے محتاج تھے۔ انہوں نے کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔ پھر اس تھوڑے سے عرصہ میں ہمارے دیکھتے دیکھتے اس قدر دست اندازی کی جرأت کی گئی ہے۔ تو دو ہزار سال کے طویل عرصہ میں اناجیل میں کس قدر قطع و برید کی گئی ہوگی۔

عبرانی جو حضرت یسوع مسیح اور ان کے حواریوں اور شاگردوں کی زبان تھی۔ اس میں تو اناجیل کا کوئی نسخہ ہی دنیا میں موجود نہیں۔ اور یونانی ترجمہ جسے "اصل یونانی نسخہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تضاد اور اختلافات کا مجموعہ ہے۔ لیکن اس کے متعلق بھی یہ امر اظہر من الشمس ہے۔ کہ پادری صاحبان ہمیشہ ضروریات زمانہ کے مطابق تغیر و تبدل اور تحریف کرتے رہے ہیں۔ اس کے مقابل پر قرآن کریم کی حفاظت غیر معمولی معجزہ کی شان ہمیشہ دوبالا ہو کر دنیا پر ظاہر ہوتی رہے گی۔ (فضل کریم بی اے ایل ایل بی)

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

۳۰ جون و یکم جولائی بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔ مرکز سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور گیانی واحد حسین صاحب تشریف لاویں گے۔ احباب جماعت ضلع شیخوپورہ اور لاہور سے درخواست ہے۔ کہ تشریف لا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قیام و طعام ذمہ [illegible]

مقامی سہ ماہی علم انعامی

مجلس مرکزیہ نے گزشتہ سال فیصلہ کیا تھا کہ مجالس مقامی کے لئے ایک علیحدہ سہ ماہی علم انعامی رکھا جائے جو مستعد ترین مقامی مجلس کو دیا جایا کرے۔ اس فیصلہ کی تعمیل اس سال سے جاری ہے سال رواں کی پہلی سہ ماہی گزرنے پر تمام مجالس کی رپورٹیں اس قدر خوشگوار نہ تھیں۔ جس پر صدر محترم نے فیصلہ فرمایا کہ اس سہ ماہی کے فیصلہ کے لئے دوسرے مہینے کی رپورٹوں کو بھی شامل کیا جائے گا اس لئے مجالس اس دوڑ میں سبقت کے لئے اس ماہ میں اپنی خدمات کو پہلے سے زیادہ مستعد کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ چار ماہ گزرنے پر مجالس کی طرف سے چار ماہ کی رپورٹیں حاصل کی گئیں۔ مجالس کے علاوہ شعبہ جات سے بھی رپورٹیں حاصل کی گئیں۔ ان تمام رپورٹوں سے آخری رپورٹ مرتب کر کے صدر محترم کی خدمت میں پیش کی گئی۔ جس پر صدر محترم نے حلقہ مسجد مبارک کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

مجلس حلقہ مسجد مبارک ابتداء سے انتہائی جمود کی حالت میں تھی لیکن گزشتہ چار ماہ میں اس نے غیر معمولی بیداری اور ترقی کا ثبوت دیا۔ مختصراً ان کی مساعی کا ذکر دیگر مجالس کے لئے یقیناً مفید ہوگا۔

حلقہ کے خدام کی فہرست تیار کر کے از سر نو ترتیب دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں خدام کی تعداد ستر تک پہنچ گئی۔ مجلس کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا مگر اب باقاعدہ دفتر ہے جس میں تمام ضروری فائل اور ریکارڈ موجود ہے۔ تمام عہدہ داران حلقہ اور سائقین روزانہ عصر کے بعد دفتر میں حاضر ہوتے ہیں وقار عمل۔ درس اور ایسے دیگر اجتماعی کاموں میں خدام کی حاضری بالعموم ۸۰ سے ۸۵ فیصدی تک ہوتی رہی۔ دو ماہانہ وقار عمل جس سے بعض دفعہ مجلس بالکل غیر حاضر ہوتی تھی۔ گزشتہ وقار عمل پر حاضری ۸۵ فیصدی تھی۔ غیر حاضران میں سے اکثر بیمار یا معذور تھے۔

ہفتہ وار اور ماہانہ عاملہ کے اجلاس اور اجتماعی اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے۔ بزم حسن بیان کے اجلاس نہایت باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ چار نئے مقررین تیار کئے گئے۔ تمام خدام میں اخوت قائم کی گئی۔ اجتماعی طعام کا انتظام کیا گیا۔ تبلیغ کے کام میں یہ مجلس تمام دیگر مجالس سے پیش پیش رہی۔ اپنے محلہ سے باہر دو تبلیغی جلسے کئے گئے۔ اور دیہات میں تبلیغ کے لئے خدام کو بھجوایا گیا نہ صرف یہ کہ تبلیغ کی کوشش کی گئی۔ بلکہ اس طرف خاص طور پر توجہ کی گئی کہ خدام میں تبلیغ کرنے کی مستقل روح پیدا کر دی جائے۔ اور تبلیغ کے مفید اور کامیاب ذرائع سے خدام کو واقف کرایا جاتا رہا۔ ایک میعت بھی کرائی گئی۔ مجلس کی طرف سے احمدیہ چوک میں آٹھ بورڈوں پر سیدنا مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور روزوں اقتباسات نہایت باقاعدگی سے لکھوائے جاتے رہے۔ جو حلقہ کے خدام کی تربیت کے علاوہ دیگر احباب کیلئے بھی استفادہ کا باعث ہوتے رہے۔ بجٹ سے کہیں زیادہ چندہ فراہم کیا گیا۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں تیس روپے چندہ اور دس روپے عطایا حاصل کئے گئے۔

حلقہ کے خدام کے علاوہ اطفال میں بھی غیر معمولی بیداری نظر آتی ہے۔ اطفال کے روزانہ مغرب کے بعد اجلاس ہوتے ہیں۔ تمام گروپوں کی حاضری ہوتی ہے۔ تمام اطفال سے گروپ وار پوچھا جاتا ہے کہ کتنے اطفال نے دانت صاف کئے۔ کھیل میں شامل ہوئے۔ اور پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کیں۔ مذکورہ ہر سہ امور میں قریباً تمام اطفال باقاعدہ ہوتے ہیں۔ روزانہ اجلاس کی حاضری سو فیصدی ہوتی ہے۔ سوائے بیماروں کے اطفال کو تلاوت نظم اور تقریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض خدمات میں کوئی اور مجلس ان سے پیش پیش ہو۔ لیکن حلقہ مسجد مبارک اس لحاظ سے غیر معمولی طور پر قابل تحسین ہے۔ کہ بعض غیر معمولی مشکلات۔ کام کی از سر نو ابتداء کے باوجود اتنے قلیل عرصہ میں مجلس کا اس قدر مستعد ہونا غیر معمولی کوشش اور جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اور ان کی یہ بیداری یقیناً اس لائق تھی کہ مجلس کو سہ ماہی علم انعامی کے اعزاز کا مستحق قرار دیا جاتا۔ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب خدام کو مبارک کرے۔ خصوصاً زعیم حلقہ چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر کے لئے جنہوں نے نہایت ہی محنت اور جانفشانی کے ساتھ مجلس کی بیداری کی سعی کی جزاہ اللہ احسن الجزا۔

مجلس حلقہ مسجد مبارک کی یہ بیداری دیگر مجالس کے لئے ایک عظیم الشان موقعہ ہے۔ مجالس اس نیک مثال کو اپنے لئے بالضرور مفید بنائیں +

ملک عطاء الرحمٰن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چندہ جلسہ سالانہ ابھی سے قسط وار ادا کیا جائے

مالی سال رواں کا دوسرا مہینہ ختم ہو رہا ہے لیکن چندہ جلسہ سالانہ گزشتہ سال کی نسبت اب تک کم وصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عہدیداران جماعت اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے چندہ سالانہ کی وصولی کے لئے پوری کوشش نہیں کرتے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے ماہواری چندہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی قسط وار وصول کرنے کی سعی فرمائیں تا نومبر ۱۹۴۵ء سے پہلے پہلے چندہ جلسہ سالانہ تمام دوستوں کا داخل خزانہ ہو سکے۔ ناظر بیت المال

تصحیح وعدہ ہائے منارۃ المسیح ہال

ضمیمہ شائع شدہ اخبار "الفضل" مورخہ ۱۷ جون ۱۹۴۵ء میں نمبر شمار ۲۳۷ پر صادق علی صاحب کے نام کے ساتھ بجائے چودھری کے "سید" کا لفظ صحیح سمجھا جائے

(۲) نمبر شمار ۲۰۲ پر قاضی رشید احمد صاحب ارشد کا وعدہ بجائے سو روپیہ کے دس روپے سمجھا جائے ناظر بیت المال